السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں چچا کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں مجھے اس سے بہت زیادہ محبت ہے اور وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اس کی والدہ نے بچپن میں مجھے دودھ پلایا ہے جب ہم نے اس کی والدہ سے رضعات کی تعداد کا پوچھا تو اس کا جواب تھا کہ مجھے یاد نہیں کیونکہ بہت مدت گزر چکی ہے تو کیا اس حالت میں میں اپنے چچا کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رضاعت سے حرمت دو شرطوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

1۔ پانچ یا پانچ سے زیادہ مرتبہ رضاعت ہوئی ہو۔ (یعنی مختلف اوقات میں پانچ بار بچے کو دودھ پلایا ہو) اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ :

"پہلے قرآن میں یہ حکم اترا تھا کہ دس مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے پھر یہ منسوخ ہو گیا اور یہ (نازل ہوا کہ) پانچ مرتبہ دودھ پینا حرمت کا سبب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔" (مسلم 1452۔کتاب الرضاع باب التحریم بخمس رضعات موطا 607/2۔ ابوداؤد 2062۔کتاب النکاح باب حل یحرم مادون بخمس رضعات ترمذی 1150۔کتاب الرضاع باب ماجاء لا تحرم المصة ولا المصتان نسائی 100/6۔ ابن حبان 4207۔ الاحسان)

2۔ یہ رضاعت دو برس کے اندر اندر ہوئی ہو (یعنی بچے کی عمر کے پہلے دو برس میں) اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

"صرف وہی رضاعت حرمت ثابت کرتی ہے جو انتڑیوں کو کھول دے اور دودھ چھڑانے کی مدت (یعنی دو سال کی عمر) سے پہلے ہو۔" (صحیح ،ارواء الغلیل 2150 ترمذی 1152 کتاب الرضاع باب ماجاء ماذکر ان الرضاعة لا تحرم الا فی الصغر دون الحولین نسائی فی الکبریٰ 301/3۔ ابن حبان 125۔ الموارد)

امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے۔

دو برس کے بعد رضاعت نہیں اس قول کے بارے میں باب اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"مکمل دو برس (کی مدت) اس کے لیے ہے جو مدت رضاعت مکمل کرنا چاہے۔

اور "رضعة" کی تعریف یہ ہے کہ بچہ ماں کے پستان کو ایک بار منہ میں لے کر دودھ پیئے اور سانس لینے کے لیے یا پھر دوسرے پستان کی طرف منتقل ہونے کے لیے اسے خود ہی چھوڑے۔ اور جب یہ ثابت ہو جائے تو پھر رضاعت کے احکام لاگو ہوں گے یعنی حرمت نکاح وغیرہ۔

اگر رضاعت کے باوجود یا پھر اس کی تعداد کے بارے میں شک ہو کہ آیا عدد مکمل ہوا ہے کہ نہیں تو اس صورت میں حرمت ثابت نہیں ہوگی اس لیے کہ اصل حرمت کا نہ ہونا ہی ہے لہٰذا شک کی بنا پر یقین زائل نہیں ہو سکتا۔ (مزید دیکھئے المغنی لابن قدامہ 312/1)

اس بنا پر اگر حرمت والی رضاعت ثابت نہ ہو سکے تو آپ کی شادی جائز ہے۔

سائل کو میں یہ یاد دلانا نہیں بھولوں گا کہ ہم پر واجب ہے کہ ہم شریعت کے مطابق چلیں اور حق کی اتباع کے مقابلہ میں اپنی خواہشات کو چھوڑ دیں۔ نیز مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ عفت و پاکدامنی اختیار کرتا ہوا عشق و محبت سے دور رہے اور اس سے اجتناب کرے اور شریعت اسلامیہ کے مطابق نکاح کر کے اپنی عصمت کو محفوظ کرے۔ (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص516